السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

خارپشت جوایک معروف حیوان ہے‘اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے بعض نے اسے حلال اور بعض نے حرام قرار دیا ہے‘زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ یہ حلال ہے کیونکہ حیوانات کے بارے میں اصل حلت ہے اوران میں سے صرف وہی حرام ہیں جن کو شریعت نے حرام قرار دیا ہواور شریعت میں ایسی کوئی دلیل وارد نہیں جس سے معلوم ہوتا ہوکہ یہ جانور حرام ہے۔ یہ خرگوش اور ہرن کی طرح نباتات کھاتا ہے اور کچلی سے شکار کرنے والے درندوں میں سے بھی نہیں ہے لہذا اس کے حرام ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ یہ مذکورہ حیوان سیہہ کی قسموں میں سے ایک قسم ہے اسے ''دلدل'' کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے اس کی جلد پرلمبے لمبے کانٹے ہوتے ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ سے جب خارپشت کے بارے میں پوچھا گیا توانہوں نے جواب میں یہ آیت کریمہ پڑھ دی :

قُل لاأَجِدُ فی ما أوحِیَ إِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلىٰ طاعِمٍ یَطعَمُهُ إِلّا أَن یَكونَ مَیتَةً أَو دَمًا مَسفوحًا أَو لَحمَ خِنزیرٍ... ١٤٥ ... سورة الانعام

''اے پیغمبر!کہہ دیجئے کہ جواحکام مجھ پرنازل ہوئے ہیں ان میں کوئی چیزجسے کھانے والا کھائے‘حرام نہیں پاتا‘بجزاس کے کہ وہ مردار جانور ہویا بہتا ہوالہو یا سور کا گوشت''۔

ان کے پاس بیٹھے ہوئے ایک شیخ نے کہا کہ ابوہریرہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے :

«خبیثة من الخبائث» (سنن أبی داؤد)

''یہ خبیث جانوروں میں سے ایک خبیث جانور ہے''۔

انہوں نے کہا کہ اگر رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے توپھر یہ ایسے ہی ہے جیسے کہ آپ نے فرمایا۔

حضرت ابن عمرؓ کے کلام سے واضح ہوا کہ انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے خارپشت کے بارے میں کچھ فرمایا ہے‘نیزاس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ انہوں نے شیخ مذکور کی بات کی تصدیق بھی نہیں کی۔ اس شیخ مذکور کے مجہول ہونے کی وجہ سے امام بیہقیؒ اورکئی دیگر اہل علم نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے تواس سے معلوم ہوا کہ صحیح قول یہ ہے کہ یہ حلال ہے اور ضعیف قول یہ ہے کہ یہ حرام ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص425

محدث فتویٰ